ہفتہ وار رسالہ: 351
WEEKLY BOOKLET 351

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کی ایک قسط بنام

جہنّم کیا ہے؟

صفحات 21

دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے 02
گھر والوں کو عذاب سے کس طرح بچائیں؟ 06
جہنّم کی لرزہ خیز کہانی جبریل کی زبانی 08
پنسل کی چوری سے پھانسی کے پھندے تک 17

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ”نیکی کی دعوت“ کے صفحہ 566 تا 584 سے لیا گیا ہے

جہنّم کیا ہے؟

دُعائے عطّار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”جہنّم کیا ہے؟“ پڑھ یا سُن لے اُسے جہنّم کے عذاب سے بچا اور اُس کو ماں باپ سمیت جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ عطا فرما۔

اٰمین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ﴿1﴾ وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے ﴿2﴾ میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا ﴿3﴾ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السافرۃ، ص 131، حدیث: 366)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا فیشن پَرَست ہی مُعزَّز ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے! کیا آج دُنیا کو ”بہت بڑی چیز“ نہیں سمجھا جارہا؟ کیا آج کل کے مسلمانوں کی بھاری اکثریّت کے دِلوں سے اسلام کی حقیقی ہیبت نکلتی نہیں جارہی؟ کیا نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا تَرک نہیں کردیا گیا؟ کیا آپس میں گالی گلوچ کا سلسلہ زوروں پر نہیں؟ صد کروڑ افسوس! آج بھاری اکثریّت کی زندَگی کا انداز یہی بتا رہا ہے کہ دُنیا کو آخِرت پر ترجیح دی جارہی ہے، شریعت وسنّت سے مَعاذَ اللہ لوگ دُور

www.dawateislami.net

ہوتے چلے جارہے ہیں، سُنّتوں سے یہ دُوری اور فرَنگی فیشن کا جُنُون آخِر اِس مُعاشَرے کو کہاں لے جائے گا!

دُنیا کی مَحَبَّت تمام گُناہوں کی جڑ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہوش میں آیئے اور مرنے سے پہلے سنبھل جائیے! یقین مانئے! یہ ساری تباہی دنیا کی مَحَبَّت ہی نے مچائی ہے،حُبِّ دُنیا کے سبب آج لوگ سنّتوں(سُن۔نَ۔توں) سے دُور جاپڑے ہیں، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دُنیا کی مَحَبَّت تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔(موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا، 5/22،حدیث:9) صد کروڑ افسوس! جنَّت کی لازَوال نِعمتوں کے حُصُول کیلئے معمولی سی گھریلو آسائشیں چھوڑ کر فقط چند دن کے لئے بھی سُنّتیں سیکھنے سکھانے کی خاطر راہِ خدا میں سفر کے لئے آج ہم تیّار نہیں ہوتے جبکہ فانی دنیا کی عارِضی دولت کمانے کیلئے اپنے گھر والوں سے برسہا برس کے لئے ہزاروں مِیل دُور جانے کے لئے فوراً تیّار ہوجاتے ہیں۔ کیا مسلمانوں کی دینی اعتبار سے بربادی اور غیر مسلموں کا ان پر حاوی ہونا، مِسجدوں کی وِیرانی، سینما گھروں اور عیش و نَشاط کے اڈّوں کی آبادی، فرَنگی تہذیب کی یَلْغار، مغرِبی فیشن کی بھرمار، فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے گھر گھر ٹی وی، کیبل سسٹم، انٹرنیٹ اور وی سی آر، ہر طرف گناہوں کا گرم بازار اور مسلمانوں کی بھاری اکثریَّت کا بگڑا ہوا کردار، یہ سب کچھ ہمیں پکار پکار کر دعوتِ فکر نہیں دے رہا کہ ”ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کے لئے مَدَنی قافِلوں کا ضَرور بِالضَّرور مسافِر بننا چاہیے۔“ آج ہمیں زندگی میں یکمُشت 12 ماہ ہر 12 ماہ میں ایک ماہ اور عمر بھر ہر ماہ 3 دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کرنا بے حد مشکل محسوس ہوتا ہے۔ سوچئے تو سہی! اگر ہم

www.dawateislami.net

میں سے ہر ایک اپنی مجبوریوں میں پھنس کر رہ گیا تو آخر کون اِن مَدَنی قافِلوں میں سفر کرے گا؟ کون ساری دنیا کے لوگوں تک نیکی کی دعوت پہنچائے گا؟ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری اُمّت کی خیرخواہی کون کرے گا؟ کون اَغیار کی وَضع قَطع پر اِترانے والے نادان مسلمانوں کو سنّتوں کے سانچے میں ڈَھلنے کا ذِہن دے گا؟ کون انہیں یہ مَدَنی مقصد اپنانے کی ترغیب دے گا کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِن شاءَ اللہ۔" اے کاش! ہر اسلامی بھائی یہ نیّت کرلے کہ زندگی میں یکمشت 12 ماہ اور ہر 12 ماہ میں ایک ماہ اور عمر بھر ہر ماہ 3 دن کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرا سفر اختیار کروں گا، اِن شاءَ اللہ۔ مَدَنی قافلے کی بَرَکتوں کو سمجھنے کیلئے ایک مَدَنی بہار مُلاحَظہ ہو، چُنانچِہ

بدترین، عزیز ترین کیسے بنا؟

لاسی گوٹھ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے: وہ بے حد بگڑے ہوئے انسان تھے، فلموں ڈراموں کا رَسیا ہونے کے ساتھ ساتھ اوباش لڑکوں سے دوستیاں اور رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں کرنا ان کے معمولات میں شامل تھا۔ ان کی بُری حرکتوں کی وجہ سے نہ صِرف خاندان بھر کے لوگ بلکہ اُن کے اپنے والِدَین بھی اُن سے کتراتے، گھر میں اُن کی آمد سے گھبراتے اور یہاں تک کہ دوسروں کو بھی اُن کی صحبت کی نُحوست سے بچنے کی تلقین فرماتے۔ مُعامَلہ اس حد تک بڑھ چکا تھا کہ والِد صاحِب انہیں گھر سے نکال دینے پر تیّار ہو چکے تھے۔ ان کی گناہوں بھری خزاں رَسیدہ شام کے صُبحِ بہاراں بننے کی سبیل کچھ اِس طرح ہوئی کہ ایک مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی نے نہایت ہی شَفقت کے ساتھ اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں دعوتِ اسلامی کے تحت پاکستان کے مشہور شہر کوئٹہ

www.dawateislami.net

میں صُوبائی سطح پر ہونے والے دو دن کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ اُنہوں نے مُعامَلہ والِد صاحِب کی اجازت پر چھوڑ دیا۔ نیکی کی دعوت کے جذبے سے سرشار عاشِقِ رسول اسلامی بھائی اُن کے اِس فیصلے کو سن کر خوشی سے جھوم اٹھے کیوں کہ والِد صاحِب پہلے ہی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے بَہُت مَحبَّت کرتے تھے۔ موقع پاتے ہی ان مبلِّغِ دعوتِ اسلامی نے والِد صاحِب پر اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے اُن کے اجتماع میں شرکت کی اجازت چاہی۔ والِد صاحِب نے ان کی اِصلاح کا ذَرِیعہ سمجھتے ہوئے مَع اَخراجات اجتماع میں جانے کی بخوشی اجازت بَخش دی۔ مقرَّرہ تاریخ پر عاشِقانِ رسول کی معیت (مَ۔عِی۔یَت) میں اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اجتماع میں ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات، ذِکرُ اللہ اور رِقّت انگیز دُعا نے اُن کے دل میں ہَلچَل مچا کر رکھ دی۔ مَدَنی قافِلے میں سفر کی دعوت ملنے پر وہ ہاتھوں ہاتھ عاشِقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کا مسافر بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبتوں اور شفقتوں نے اُن کے دل میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تحفہ اور سنّتوں بھرے مَدَنی لباس کا جذبہ ملا، والِدَین کی حق تلفیوں کی مُعافی مانگنے کا ذِہن بنا، چہرے پر سنّتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یعنی داڑھی شریف اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجانے کی نیّت بنی۔ مَدَنی قافلے سے واپسی پر گھر میں داخل ہوتے ہی والِد صاحِب کے قدموں میں گر گئے اور ان سے رو رو کر مُعافی طَلَب کی۔ اِس طرح وہ سنّتوں کے مَدَنی پھول لُٹانے میں مشغول ہُوئے۔ کل تک جو عزیز و اقارِب انہیں دیکھ کر کتراتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اب وہ گلے لگاتے ہیں۔ کل تک وہ خاندان کے اندر ''بدترین'' تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی بَرَکت سے آج اُن کے نزدیک ''عزیز ترین'' بن گئے ہیں۔

www.dawateislami.net

جب تک بِکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا تم نے خرید کر مجھے اَنمول کردیا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

گھر والوں کو نیکی کی دعوت کی تاکید

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشقِ رسول کی اِنفِرادی کوشِش رنگ لائی اور مُعاشَرے کا ایک ناسُور نُما "بدترین" انسان سب کی آنکھوں کا تارا اور "عزیز ترین" مسلمان بن گیا۔ ہم سبھی اگر ہر ملنے جُلنے والے کو نَماز کی تلقین کرتے، سنّتوں بھرے اجتِماع کی دعوت دیتے اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کی رغبت دلاتے رہیں تو دیکھتے ہی دیکھتے مُعاشَرے میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو جائے! بالخُصوص اپنے گھر والوں کو بھی نیکی کی دعوت دینی اور انہیں گناہوں سے بچانا چاہئے۔ چُنانچِہ حضرتِ زید بن اسلم رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیتِ مبارَکہ تلاوت فرمائی: ﴿قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا﴾ (پ28، التحریم:6) ترجَمۂ کنزُ الایمان: "اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ۔" صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہم اپنے گھر والوں کو کِس طرح آگ سے بچائیں؟ حُضورِ پُرنور صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ان کو ان کاموں کے کرنے کا حکم دو جو اللّٰہ پاک کو محبوب (یعنی پیارے) ہیں اور اُن کاموں سے منع کرو جو اللّٰہ پاک کو ناپسند ہیں۔ (تفسیر دُرِّ منثور، 8/ 225)

خوفِ خُدا کا ایمان افروز واقعہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پارہ 28 سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم کی آیت نمبر 6 کا جو حصّہ تلاوت فرمایا ہے اُس کی تفسیر سے قبل ایک ایمان افروز واقعہ سَماعت فرمایئے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے

مکتبۃُ المدینہ کی 1012 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جہنّم میں لے جانے والے اعمال“ جلد 2 صفحہ 881 پر ہے: حضرت اِبنِ عبّاس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اللہ پاک نے میٹھے میٹھے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر یہ آیتِ مبارَکہ نازل فرمائی: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ﴾ (پ28، التحریم:6) ترجَمۂ کنزُ الایمان: ”اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے اِیندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔“ تو شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اسے اپنے صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے سامنے تِلاوت فرمایا تو ایک نوجوان غَش کھا کر گر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اُس کے دل پر اپنا دستِ مبارَک رکھا تو وہ حَرَکت کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے نوجوان! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو۔“ اُس نے کہا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اُسے جنّت کی بِشارت (یعنی خوشخبری) دی، صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! کیا ہمارے درمیان میں سے؟ (یعنی ہم میں سے کسی اور کی یہ حالت ہو جائے تو؟) آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ پاک کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ۝۱۴ ﴾ (پ13، ابراھیم:14) ترجَمۂ کنزُ الایمان: ”یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔“

(مستدرک، 3/93، حدیث:3390۔ الزواجر، 2/471)

عذاب سے کس طرح بچائیں؟

حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ خَزائنُ العِرفان میں اس آیتِ مبارَکہ: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا ﴾ کے تحت فرماتے ہیں: ”اللہ پاک اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی فرمانبرداری اختیار کر کے، عبادَتیں بجا

www.dawateislami.net

لا کر، گناہوں سے بازرہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بدِی سے مُمانَعت کر کے اور انہیں عِلْم و ادب سکھا کر۔" (اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ)

اہلِ خانہ کو نیکی کی باتیں بتاؤ

حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ المرتضٰی شیرِخدا رضی اللہ عنہ بیان کردہ آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: خود بھی بھلائی کی باتیں سیکھو اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی نیکی کی باتیں اور ادب سکھاؤ۔ (جمع الجوامع للسیوطی، 13 / 244، حدیث: 6776)

بالغ اولاد کی اِصلاح کے متعلق اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 370 سے ایک معلوماتی فتویٰ آسان کر کے پیش کرنے کی سَعِی کی ہے، مُلاحظہ فرمائیے: **سُوال:** بالغ اولاد کو نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا والِدَین پر فرض ہے یا واجِب؟ **الجواب:** جس فعل (کام) کی جو شَرعی حیثیت ہے والِدَین کیلئے اِصلاح کے تعلُّق سے شرعاً ویسا ہی حکم ہے یعنی فَرض پر فَرض، واجِب پر واجِب، سنّت پر سنّت، مُستحَب پر مُستحَب مگر بشرطِ قدرت بقدرِ قدرت بَاُمّیدِ مَنفَعَت (یعنی جتنی قدرت ہو اُسی کے مطابِق اِصلاح کی بات کہیں جبکہ نفع کی اُمید ہو) ورنہ (حکمِ قرآنی واضِح ہے کہ:) ﴿عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْؕ﴾ (پ7، المآئدۃ: 105) ترجَمۂ کنزالایمان: "تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔" (فتاوٰی رضویہ، 24/370)

جہنّم کا تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی اور گھر والوں کی اِصلاح پر خُصوصی توجُّہ دیتے ہوئے خود کو اور اُن کو جہنّم کی اندھیری اور خوفناک کالی آگ سے بچانے کی پیہم کوشش جاری رکھنی چاہئے۔ خدا کی قسم! جہنّم کی آگ بے حد شدید ہے، اِسے کسی صورت

www.dawateislami.net

سے بھی کوئی برداشت نہیں کرسکے گا۔ فرض نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج میں کوتاہی کرنے والوں، ماں باپ کو ستانے والوں، اپنی اولاد کی شریعت و سنّت کے مطابِق تربیّت نہ کرنے والوں، اپنے بیٹوں کو داڑھی رکھنے سے روکنے والوں اور خود بھی داڑھی مُنڈانے والوں، داڑھی کو ایک مُٹّھی سے گھٹانے والوں، ملاوٹ والا مال دھوکے سے گاہک کو پکڑانے والوں، ڈنڈی مار کر سودا چلانے والوں، چوروں، ڈاکوؤں، جیب کُتروں، ٹی وی (T.V) اور انٹر نیٹ (INTERNET) پر فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، اپنے گھر والوں کو اِس کی سَہولت فراہم کرنے والوں، اپنے گھروں پر فلمیں دیکھنے کیلئے ڈش انٹینا (DISH ANTENNA) لگانے والوں، لوگوں کو فلموں کی لیڈ (LEAD) یا کیبل (CABLE) دینے والوں! اور طرح طرح سے گناہوں کا بازار گرم کرنے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ یقین مانئے! جہنّم کے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی کالی کالی آگ سہی نہیں جاسکے گی، ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: دوزخ کی آگ ہزار سال جلائی گئی یہاں تک کہ سُرخ ہوگئی، پھر ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سفید ہوگئی، پھر ہزار سال دَہکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ (یعنی کالی) ہوگئی پس (اب) وہ نہایت ہی سیاہ ہے۔

(ترمذی، 4/266، حدیث: 2600)

جہنّم کی لَرزہ خیز کہانی جبرئیل کی زبانی

خدا کی قسم! جہنّم کا عذاب کسی سے بھی نہ سہا جائے گا۔ حضرتِ امام حافِظ ابو القاسِم سُلَیمان طَبَرانی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نقل کرتے ہیں: ایک بار مدینے کے تاجدار صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دَربارِ دُربار میں حضرتِ جبرئیل علیہ السّلام حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ

www.dawateislami.net

واٰلہٖ وسلم! اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نبیِّ برحق بنا کر بھیجا ہے، اگر جہنّم کو سُوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اُس کی گرمی سے ہَلاک ہو جائیں، اگر اہلِ جہنّم کا ایک کپڑا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو تمام اہلِ زمین موت کے گھاٹ اُتر جائیں۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو حق کے ساتھ مَبعوث فرمایا، اگر جہنّم پر مُقرَّر فِرِشتوں میں سے ایک فِرِشتہ دنیا والوں کے سامنے ظاہِر ہو جائے تو اُس کی ہیبت سے تمام اَہلِ زمین مر جائیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اُس ذاتِ والا کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو رسولِ برحق بنا کر بھیجا ہے، جہنّم کی زنجیروں کا ایک حلقہ جس کا ذِکر قرآنِ کریم میں فرمایا گیا ہے، اگر اُسے دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور تَحتَ الثَّرٰی (یعنی ساتویں زمین کے نیچے) جا پہنچیں۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیل (علیہ السّلام)! بس کرو اتنا ہی تذکِرہ کافی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا دل پھٹ جائے اور میں وفات پا جاؤں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جبرئیلِ امین (علیہ السّلام) کو مُلاحظہ فرمایا کہ رو رہے ہیں، فرمایا: اے جبرئیل (علیہ السّلام)! تم کیوں رو رہے ہو؟ بارگاہِ خداوندی میں آپ کو تو ایک خاص مقام حاصِل ہے۔ عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں کیوں نہ روؤں، کہیں ایسا نہ ہو کہ عِلمِ الٰہی میں موجودہ حال کے بجائے میرا کوئی اور حال ہو، کہیں ابلیس کی طرح مجھے بھی امتحان میں نہ ڈال دیا جائے۔ کہیں ہاروت و ماروت کی طرح مجھے بھی آزمائش میں مبتلا نہ کر دیا جائے۔

راوِی بتاتے ہیں، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی رونے لگے، حضرتِ جبرئیل (علیہ السّلام) بھی رو رہے تھے۔ دونوں حضرات روتے رہے، آخر کار آواز آئی: "اے جبرئیل!

www.dawateislami.net

(علیہ السّلام) اے محمد! (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اللہ پاک نے آپ دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ کرلیا ہے۔" جبرئیل (علیہ السّلام) آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔ مدینے کے تاجوَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم باہر تشریف لائے۔ بعض انصار صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے قریب سے گزرے جو ہنس اور کھیل رہے تھے۔ فرمایا: "تم ہنس رہے ہو اور تمہارے پیچھے جہنّم ہے، اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم کھانا پینا چھوڑ دیتے اور پہاڑوں کی طرف نِکل جاتے اور خوب مَشَقَّتیں برداشت کر کے عبادتِ الٰہی بجا لاتے۔" آواز آئی: اے محمّد! صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میرے بندوں کو مایُوس مت کیجئے، میں نے آپ کو خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے اور تنگی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ پس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: راہِ راست پر گامزَن رہو (یعنی سیدھے راستے پر چلو) اور مِیانہ رَوِی اِختیار کرو۔ (معجم اوسط، 2/78، حدیث: 2583)

افسوس! ہمارا دِل نہیں لرزتا!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم معصوم بلکہ سَیِّدُ الْمَعْصُومِین ہو کر بھی اور جبرئیلِ امین (علیہ السّلام) بھی معصوم اور معصوم فِرِشتوں کے آقا ہونے کے باوُجود عذابِ جہنّم کا تذکِرہ چِھڑنے پر خوفِ ربِّ باری سے گِریہ وزاری فرمائیں اور ایک ہم ہیں کہ گناہ پر گناہ کئے جائیں مگر جہنّم کا ہولناک تذکِرہ سن کر نہ دل لَرزے اور نہ ہمارا کلیجہ کانپے اور نہ ہی پلکیں بھیگیں۔ افسوس! عذابِ جہنّم کی خوفناک باتیں سن کر بھی نہ ہمیں پشیمانی ہے نہ پریشانی، خَجالت ہے نہ نَدامت۔

نَدامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہو جاتا
ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے
(وسائلِ بخشش، ص238)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

رات کی تنہائی میں آیات سن کر وفات

ہمارے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللّٰہِ علیہم کی حالت یہ ہوتی کہ جہنّم کا تذکرہ سُن کر یا جہنّم کے عذابات کے بیان پر مشتمل قرآنی آیات سُن کر بے ہوش ہوجاتے بلکہ بعضوں کی تو رُوحیں پرواز کر جاتیں چُنانچِہ حضرتِ منصور بن عمّارہ رحمۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: میں سفرِ حج کے دوران کُوفے کی ایک گلی میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اندھیری رات میں کسی ضَرورت سے نکلا، ایک گھر سے رِقّت انگیز مُناجات کی کچھ اِس طرح آواز سنی: اے میرے پَروَرْدَگار! تیری عزّت اور تیرے جلال کی قسم! میں نے اپنی مَعْصِیت میں تیری مخالَفت کا ارادہ نہیں کیا تھا، ہاں اتنا ضَرور ہے کہ گناہ کرتے وَقت تجھ سے ناواقِف بھی نہ تھا، بس مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا اور مجھ پر تیری ڈھیل دینے والی پردہ پوشی نے مجھے گناہ پر دلیر کر دیا اور میری بدبختی نے گناہ پر میری مدد کی اور میں اپنی نادانی کے سبب نافرمانی میں مبتلا ہو گیا۔ اب میں تیرے فضل سے اُمّید رکھتا ہوں کہ تو میرا عُذر قبول فرمائے گا۔ اب اگر تو نے میری معذِرت قَبول نہ کی اور مجھ پر رَحم نہ فرمایا تو ہائے عذاب میں میرے غم کی دَرازی! جب وہ خاموش ہوا تو میں نے پارہ 28 سُورَۃُ التَّحرِیم کی چھٹی آیتِ کریمہ پڑھی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۝۶

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔ اس پر سخت کرّے فرشتے مقرّر ہیں، جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

www.dawateislami.net

آیتِ مبارَکہ پڑھنے کے بعد میں نے ایک شدید چیخنے اور دھڑام سے گرنے کی آواز سُنی اور اس کے بعد خاموشی طاری ہوگئی اور کسی قسم کے ہِل جُل کی آواز محسوس نہ ہوئی۔ پھر میں اپنا کام نِمٹا کر اپنی قیام گاہ پر واپس آگیا۔ جب میں صبح اُس طرف گیا تو لوگ تعزیت کیلئے جمع تھے اور رونے کی آوازیں آرہی تھیں، دریں اَثنا ایک ضعیف بڑھیا دیکھی جو رو رو کر کہہ رہی تھی اللہ پاک میرے بیٹے کے قاتِل کو جزائے خیر نہ دے کہ اُس نے میرے بیٹے پر عذابِ الٰہی کے بیان پر مشتمل آیتِ کریمہ تِلاوت کی، جس کی تاب نہ لا کر وہ خوفِ خدا کے سبب گِرا اور فوت ہو گیا۔ حضرتِ منصور بن عمّارہ رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: اُس رات میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو مجھ سے کہہ رہا تھا: "میں وہی ہوں جس نے آپ کی زبانی سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم کی چھٹی آیتِ کریمہ کی تِلاوت سُن کر خوفِ خدا کے سبب دم توڑا ہے۔" میں نے پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اس نے جواب دیا: اللہ پاک نے میرے ساتھ وہ کیا ہے جو شُہَدائے بَدر کے ساتھ کیا۔ میں نے پوچھا یہ کیسے؟ اُس نے کہا: اس لئے کہ اللہ پاک نے ان کو کافِروں کی تلوار سے شہید کیا اور مجھے اپنے عشق کی تلوار سے۔ (مواعظ حسنہ، ص42، 43 بتغیر)

خُدایا ترے خوف کا ہوں میں سائل — سَدا دل رہے تیری اُلفت میں گھائل
گناہوں سے ہر آن ڈرتا رہوں میں — فقط نیک ہی کام کرتا رہوں میں
تُو کر دَرگزر مجھ کو ہر مَعْصِیت سے — نواز اے خدائے کریم مغفرت سے

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

گھر والوں کو بھی نیکی کی دعوت دیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خائفین (یعنی اللہ پاک سے ڈرنے والوں)

www.dawateislami.net

کی بھی کیا شان ہوتی ہے! جس آیتِ کریمہ کو سُن کر خوفِ خدا رکھنے والے بندے نے دَم توڑا تھا، اُس میں اپنے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی جہنّم کی آگ سے بچانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہر ایک کو چاہیے کہ خود بھی نیکیاں کرے، گناہوں سے بچے اور اہلِ خانہ کی بھی اِصلاح کا سامان کرتا رہے۔ حضرتِ علّامہ قُرطُبی رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرتِ اِلْکِیا رحمۃُ اللہِ علیہ کا قول نقل فرمایا: ہم پر فرض ہے کہ اپنی اَولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو دین کی تعلیم دیں، اچّھی باتیں سکھائیں اور اُس ادب و ہُنر کی تعلیم دیں جس کے بِغیر چارہ نہیں۔ (تفسیر قرطبی، 9/ 148)

بچّے کو سب سے پہلے دین سکھائیے

حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سب سے مُقَدَّم یہ ہے کہ بچّوں کو قرآنِ مجید پڑھائیں اور دین کی ضَروری باتیں سکھائی جائیں، روزہ و نَماز و طَہارت اور بَیْع واِجارہ (یعنی خرید و فروخت اور اُجرت وغیرہ کے لین دَین) و دیگر مُعامَلات کے مسائل جن کی روز مرّہ حاجت پڑتی ہے اور ناواقفی سے خلافِ شَرع عمل کرنے کے جُرم میں مبتلا ہوتے ہیں اُن کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچّے کو عِلم کی طرف رُجحان (رُج۔ حان یعنی مَیلان) ہے اور سمجھ دار ہے تو علمِ دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر اِسْتِطاعت نہ ہو تو تصحیح و تعلیمِ عقائد اور ضَروری مسائل کی تعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔ (بہارِ شریعت، 2/ 256، حصہ: 8) لڑکی کو بھی عقائد و ضَروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سِلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضَرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر اُمورِ خانہ داری میں اُس کو سلیقے ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقے والی عورت جس خوبی سے زندَگی بَسَر کرسکتی ہے، بد سلیقہ نہیں کرسکتی۔

(بہارِ شریعت، 2/ 257، حصہ: 8۔ ردالمحتار، 5/ 279)

www.dawateislami.net

اَولاد کو سخاوت واِحسان کی تعلیم دینا واجب ہے

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت جلد 3" صفحہ 68 پر ہے: امام ابو منصور ماتُرِیدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مؤمن پر اپنی اولاد کو جُود (یعنی سخاوت) و اِحسان کی تعلیم وَیسی ہی واجِب ہے جس طرح توحید و ایمان کی تعلیم واجِب ہے کیونکہ جُود واِحسان سے دُنیا کی مَحبَّت دُور ہوتی ہے اور مَحبَّتِ دُنیا ہی ہر گناہ کی جڑ ہے۔ (دُرِّ مختار، 8/568)

بے اَولاد کو جب اَولاد ملی!

کہا جاتا ہے: ایک مالدار شخص کے یہاں اولاد نہ تھی، اُس نے اس کیلئے بڑے جتَن کئے مگر کامیابی نہ ملی، کسی نے مشورہ دیا کہ مکّۂ مکرّمہ حاضِر ہوں اور مسجدُ الحرام شریف کے اندر مقامِ ابراہیم کے پاس دعا مانگئے، اِن شاءَ اللہ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور اللہ پاک نے اُسے چاند سا بیٹا دیا۔ اُس نے بڑے چاؤ چَو چلے سے اُس کی پرورش کی، اِکلوتے بچّے کو ضَرورت سے زیادہ پیار مِلا اور دُرُست تربِیَت نہ کی گئی، جس کے سبب وہ آوارہ اور اُڑاؤ خَرچ ہو گیا۔ باپ کو بہت دیر میں ہوش آیا، اُس نے اپنے بگڑے ہوئے بیٹے کو پیسے دینے بند کر دیئے، اِس سے وہ اپنے باپ کا مخالِف ہو گیا اور جہاں اس کے باپ نے اولاد کیلئے دعا مانگی تھی جس کا یہ ثَمَر (یعنی نتیجہ) تھا وہیں یعنی مکّۂ مکرَّمہ حاضِر ہو کر مقامِ ابراہیم کے پاس یہ نالائق بیٹا اپنے باپ کے مرنے کی دعائیں مانگنے لگا تا کہ باپ کی موت کی صورت میں اِسے تَرکے (یعنی وِرثے) میں اُس کی دولت ہاتھ آجائے۔

اَولاد کے طلبگاروں کی خدمت میں نیکی کی دعوت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو لوگ بے اولادی کا رونا روتے ہیں، ان کیلئے اِس واقعے

میں عبرت ہی عبرت ہے، اللہ پاک سے صِرف ”اولاد“ کا نہیں عافیت والی اولاد کا سُوال کرنا چاہئے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اولاد تو ہو مگر سخت بیمار ہو یا معذور ہو یا آپریشن سے آئے یا آتے ہی اپنی امّی کی موت کا سبب بنے جیسا کہ بِالخصوص پہلی زَچگی میں کئی مائیں فوت ہو جاتی ہیں وغیرہ۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچّہ بڑا ہو کر بے نَمازی بن جاتا ہے، ماں باپ کو ستاتا ہے، بُری صحبت کی وجہ سے مُنَشِّیات (مُ۔نَش۔شی۔یات) کا عادی ہو جاتا ہے یا چور، ڈاکو بن کر مُعاشَرے میں اُبھرتا ہے یا بدعقیدہ لوگوں کی صحبت کے باعث بد مذہب ہو جاتا ہے، حتّٰی کہ کبھی کبھی مَعاذَ اللہ گستاخِ رسول بن کر یا صریح کفریات بَک کر یا اسلام سے مُنْحَرِف (مُن۔حَ۔رِف یعنی باغی) ہو کر مُرتَد ہو جاتا ہے۔ بَہَر حال کسی کا دنیا میں ”آنا“ دنیا و آخِرت کے بہت بہت اور بہت ہی سارے امتحانات میں مبتلا ہونا ہے۔ اِس ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے مَکتَبۃُ المدینہ کی 692 صفحات پر مشتمل کتاب، ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 5 تا 6 پر دیا ہوا مضمون نہایت عبرت خیز ہے، مع تصرُّف عرض ہے:

حدیثِ مبارَک میں کثرتِ اُمّت کی ترغیب دلائی گئی ہے اور ہمارے پیارے پیارے آقا، مصطَفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بروزِ قیامت اِس اُمّت کے کثیر ہونے پر خوش ہوں گے اور دیگر اُمّتوں پر فخر کریں گے لہٰذا اولاد کے حُصُول کی خواہش میں دنیا و آخِرت کی بھلائی پانے کے لئے اچھی اچھی نیّتیں کرنی چاہئیں۔ آج دنیا میں جو بے اولاد دل جلاتا اور بچّہ پانے کیلئے خوب جَتَن کرتا ہے، وہ اچھی طرح غور کرلے کہ اگر اس کا مَطْمَحِ نظر (یعنی مقصدِ اصلی) اولاد سے فقط گھر کی زینت اور دُنیا کی راحت ہے، حُصولِ اولاد سے مقصود آخِرت کی مَنفَعَت کی کوئی اچھی نیّت نہیں، تو ایسا بے اولاد آدَمی نادانستہ طور پر (یعنی انجان پن میں) گویا ”کسی“ کے دُنیا میں پیدا ہونے اور پھر بہت بڑے امتحان میں مبتلا ہونے کی آرزو کررہا

www.dawateislami.net

ہے، میری یہ بات شاید وُہی شخص سمجھ سکتا ہے جو خود ''بُرے خاتمے کے خوف'' میں مبتلا ہو۔ ایک خائِف (یعنی خوفِ خدا رکھنے والے) بُزُرگ حضرتِ فُضیل بن عیاض رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرمان کا خُلاصہ ہے: مجھے بڑے سے بڑے نیک بندے پر بھی رَشک نہیں آتا جو کہ قیامت کی ہولناکیوں کا مُشاہَدہ کرے (یعنی دیکھے) گا، مجھے صِرف اُس پر رَشک آتا ہے جو ''کچھ بھی نہ ہو۔ (یعنی پیدا ہی نہ ہو) (حلیۃ الاولیاء، 8/93، رقم:11470 ملخصاً)

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے غلبۂ خوف کے وَقت فرمایا: کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جَنا ہوتا! (طبقات کبریٰ لابن سعد، 3/274) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم

کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہُوا ہوتا
قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا

آہ! کثرتِ عِصیاں ہائے خوف دوزخ کا
کاش! اِس جہاں کا میں نہ بشر بنا ہوتا

آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جَنا ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص256، 258)

ایک عالِم باپ کا عبرتناک اَنجام

ماں باپ کے حق میں اولاد گو کبھی نعمت بھی ثابت ہوتی ہے مگر کبھی صحیح اسلامی تربیت پر والِدَین کے توجُّہ نہ دینے کے باعث بہت بڑی زَحمت بھی بن جاتی ہے، اِس بات کو حلیۃ الْاولیاء (حِل۔یَۃُل۔اَولیاء) میں وارِد شُدَہ اِس واقعے سے سمجھنے کی کوشش کیجئے چُنانچِہ حضرتِ مالِک بن دِینار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عالِم صاحِب گھر میں اجتِماع کر کے اُس میں بیان فرمایا کرتے تھے، ایک دِن ان کے جوان لڑکے

www.dawateislami.net

نے ایک خوبصورت لڑکی کی طرف آنکھ سے اِشارہ کیا، جو کہ ان عالم صاحِب نے دیکھ لیا اور کہا: ”اے بیٹے صَبر کر۔“ یہ کہتے ہی عالم صاحِب اپنے مَنبر سے مُنہ کے بَل گِر پڑے یہاں تک کہ اُن کی ہڈّیوں کے بعض جوڑ ٹوٹ گئے، ان کی بیوی کا حمل ساقِط ہو گیا اور اُن کے لڑکے جنگ میں مارے گئے۔ اللہ پاک نے اُس وَقت کے نبی علیہ السّلام کو وَحی فرمائی کہ فُلاں عالم کو خبر کر دو کہ میں اُس کی نسل سے کبھی صِدّیق پیدا نہیں کروں گا، کیا میرے لیے صِرف اِتنا ہی ناراض ہونا تھا کہ وہ بیٹے کو کہہ دے: ”اے بیٹے صَبر کر۔“ (حلیۃ الاولیاء، 2/422، رقم: 2823)

مطلب یہ کہ اپنے بیٹے پر سختی کیوں نہیں کی اور اُسے اُس بُری حَرَکت سے اچھی طرح باز کیوں نہ رکھا؟ اِس روایت میں ”صِدّیق“ کا ذِکر ہے، اولیائے کرام کی سب سے افضل قسم صدیق کہلاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ صِدّیق تھے۔

پنسل کی چوری سے پھانسی کے پھندے تک

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اولاد کی ایسی تربیت کرنی چاہئے کہ وہ بچپن ہی سے اچھائیوں سے پیار کریں اور بُرائیوں سے بیزار رہیں، اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ بچّہ بگڑ جائے اور بڑا ہو کر کچھ کا کچھ کر ڈالے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ ایک خطرناک ڈاکو گرفتار کر لیا گیا، مقدمہ چلا، اُس پر ڈکیتیوں اور قتل و غارتگریوں کی مختلف وارِداتیں ثابت ہو گئیں جن کے سبب اُسے پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ جب پھانسی کا وَقت قریب آیا تو اُس سے اُس کی آخِری آرزو پوچھی گئی، اُس نے اپنی ماں سے مُلاقات کی خواہش ظاہر کی، چُنانچِہ اُس کی ماں کو بُلا لیا گیا، جُوں ہی اُس نے اپنی ماں کو دیکھا، ایک دم اُس پر حملہ کر دیا اور نوچا ناچی اور مارا ماری شروع کر دی، ڈیوٹی پر موجود عملے نے جوں توں زخمی ماں کو بے رَحم بیٹے کے چُنگل سے

چھڑایا۔ جب اُس ڈاکو سے اِس سفّاکانہ حرَکت کا سبب پوچھا گیا تو بولا: مجھے پھانسی کے پھندے تک اِسی ماں نے پہنچایا ہے، دراصل قصّہ یوں ہے کہ میں نے بچپن کے لاشُعُوری کے دور میں اسکول کے اندر ایک طالبِ علم کی پنسل چُرالی اور گھر لا کر اپنی اِس ماں کو دکھائی، اب چاہئے تو یہ تھا کہ وہ مجھے اِس غَلَط کام سے نفرت دلاتی مگر یہ صِرف مسکرا کر چُپ ہو رہی، اُس وقت مجھ میں عقل ہی کتنی تھی! میں سمجھا کہ میں نے کوئی بہت ہی اچھا کارنامہ انجام دیا ہے! لِہٰذا میرا حوصلہ بڑھا اور میں مزید پنسلیں اور کاپیاں چُرانے لگا، جب بڑا ہوا تو چوری کی عادت کافی پکّی ہو چکی تھی اور دل خوب کُھل گیا تھا لِہٰذا میں نے ڈکیتیاں شروع کر دیں، اِسی لوٹ مار کے دَوران مجھ سے بعض قتل کی وارِداتیں بھی سرزد ہو گئیں اور میں بہت ''خطرناک ڈاکو'' بن گیا آخر پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہو کر آج اپنی اِسی نالائق ماں کی غَلَط تربیَت کی بدولت چند ہی لمحوں کے بعد اپنے گلے میں پھانسی کا پھندا پہننے والا ہوں۔

آخِرت کی سزا کے مقابلے میں دنیا کی سزا کچھ بھی نہیں!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بچپن کی غَلَط تربیت کیسا رنگ لائی! ہو سکتا ہے کہ کوئی سوچے کہ ہم اپنے بچّے کو چور چکار تھوڑے ہی بنا رہے ہیں! ٹھیک ہے سب ماں باپ ''معروف چوری'' یعنی باقاعدہ دوسروں کا مال چُرانے کی تعلیم نہیں دیا کرتے لیکن صرف چوری ہی کو تو بُرائی نہیں کہتے اور بھی تو بہت ساری بُرائیاں ہیں جو کئی ماں باپ آج کل اپنی اولاد کو سکھاتے ہیں مثلاً جھوٹ بول کر، دھوکا دے کر، کم ناپ تول کر مال بیچنا وغیرہ۔ کیا سُودی لین دین، ناقص مال کو عمدہ ظاہر کر کے بیچنے کا گُر سِکھانا یا بیٹے کو داڑھی بڑھانے اور بیٹی کو شرعی پردہ کرنے وغیرہ سے روکنا گناہ نہیں؟ کیا اِس طرح کرنے والے مُعاشرے

www.dawateislami.net

کے ”مہذَّب چور اور سفید پوش ڈاکو“ نہیں کہلائے جاسکتے؟ یہ دُنیا میں معزَّز نظر آنے والے کیا آخِرت میں بھی عزّت ملنے کی امّیدیں باندھے ہوئے ہیں! خدا کی قسم! اُس ڈاکو کو ہونے والی پھانسی کی دُنیوی تکلیف اور اُس ماں کو پہنچنے والی لمحے بھر کی اِیذاء کے مقابلے میں اَولاد کو گناہوں کی تربیت دینے والوں کو ملنے والے عذاب کا کروڑواں حصّہ کروڑہا کروڑ گُنا سے بھی شدید واَشد اور سخت تر ہوگا۔ اَلْاَمان وَالحَفِیظ۔

باپ کو جلانے کے لئے لکڑیاں لے آؤں

ہمارے موجودہ مُعاشَرے کا ایک عجیب و غریب دِلخَراش واقِعہ سُنئے اور حیرت سے سَر دُھنئے کہ والِدَین کی طرف سے سنّتوں بھری تربیَت نہ ملنے کی صورت میں اولاد کیسے کیسے انوکھے کارنامے انجام دیتی ہے! چُنانچِہ شہر حیدر آباد (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ 2001ء میں ہمارے یہاں ایک بہت بڑے سیٹھ کا انتِقال ہو گیا۔ لوگ اُس کے عالیشان بنگلے میں جمع تھے کہ مرحوم کا 19 سالہ بیٹا جو کہ ایک ماڈَرن اسکول میں پڑھتا تھا، کہیں جانے کے لئے ایکدم عُجْلت (یعنی جلدی) میں اُٹھا، کسی نے عُجْلت (یعنی جلدی) کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگا: ”میرے والِد صاحِب میرے ساتھ بہت مَحَبَّت کرتے تھے، میں نے سوچا کہ آخِری وَقت اپنے ہاتھوں سے ان کی کچھ خدمت کرلوں، چُنانچِہ ان کی مِیِّت کو جلانے کے لئے میں خود لکڑیاں لے کر آؤں گا۔“ یہ سُن کر لوگوں کی حیرت کی اِنتہا نہ رہی کہ اس کا باپ تو مسلمان تھا، پھر اِس کو جلانے کے لئے لکڑیاں کیوں لینے جارہا ہے! غور کیا تو اندازہ ہوا کہ اِس نادان نے غیر مسلموں کی فِلموں میں لاشیں جلانے کے مَناظِر دیکھ لئے ہوں گے تو اِس کے ذِہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہوگی کہ جو بھی مر جائے

www.dawateislami.net

اُس کو جلانا ہوتا ہے، اِس فلمیں دیکھنے کے شوقین کو یہ پتا ہی نہ ہوگا کہ مسلمانوں کو جلایا نہیں دَفنایا جاتا ہے۔ بَہَر حال اس کے مرحوم والِد کی تدفین کر دی گئی۔ جب فلموں کے اِس خوفناک منفی اثر (SIDE EFFECT) کا یہ واقعہ اُس عَلاقے کے لوگوں کو معلوم ہوا تو انہیں بڑی عبرت ہوئی، کئی نوجوانوں نے جوش میں آکر "کیبل" کاٹ ڈالے۔ کچھ عرصے تک یِہی صورتِ حال رہی مگر رفتہ رفتہ نفس و شیطان غالِب آئے اور کیبل پھر سے جوڑ لئے گئے!

سرورِ دیں! لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر نفس و شیطاں سیِّدا کب تک دباتے جائیں گے

(حدائقِ بخشش، ص157)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ کے اِس شعر کے معنیٰ ہیں: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم کمزور غلاموں کی گناہوں سے حفاظت فرمایئے، اے آقا! ہم گناہوں کے مَرَض سے آخِر کب شفا پائیں گے! آخر یہ نفس و شیطان ہمیں کب تک گناہوں میں پھنسائے رہیں گے!(نفس و شیطان کے شر سے بچنے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ کسی پیر کامِل کا مُرید ہو جائے کہ جب اُس کے جامع شرائط پیر پر نفس و شیطان کے وار نہیں چل پائیں گے تو اُس کی بَرَکت سے اُس کے مُریدین کی بھی حفاظت کی صورت بنی رہے گی۔ ایک سرائیکی شاعر نے کیا خوب کہا ہے)

پیر دے ہتھ وِچ ہتھ کُوں ڈے کر نفس دی بانہہ مَروڑ تاں توں ہِک تھیویں

(یعنی اپنا ہاتھ کسی پیرِ کامل کے ہاتھوں میں دیکر نفس کا بازو مَروڑ دے تا کہ تجھے مقامِ فنائیت حاصل ہو)

ایصالِ ثواب کا انتظار!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس انوکھے واقعے میں عبرت ہی عبرت ہے۔ اگرچہ آپ آج زِندہ ہیں مگر کل یقیناً مرنا پڑے گا، اگر آپ نے اپنے بیٹے کو صِرف اور صِرف دُنیا پڑھائی، دولت کمانی ہی سکھائی، خوب موسیقی سنائی، ایک سے ایک فلم دکھائی، دینی تعلیم

www.dawateislami.net

نہ دِلائی نہ سِکھائی، مسجد کی راہ نہ دِکھلائی، اُس کے دل میں محبتِ رسول کی شمع نہ جلائی، مکی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مَحَبَّت کی نشانی پیاری پیاری مبارَک داڑھی اُس کے چہرے پر نہ سَجْوائی بلکہ ٹھیک ٹھاک فیشن کروایا تو یاد رکھئے! نہ وہ آپ کا جنازہ پڑھ سکے گا اور نہ ہی اُسے آپ کیلئے ایصالِ ثواب کرنا آئے گا! حالانکہ مرنے کے بعد ایصالِ ثواب کی آپ کو بہت زیادہ حاجت ہو گی۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ مُشکبار ہے: مُردے کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدّت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دُنیا وَمافِیھا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ پاک قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہَدِیَّہ (ہَ۔دِی۔یَہ) کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانِند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہَدِیَّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے "دعائے مغفرت کرنا" ہے۔

(شعب الایمان، 6/203، حدیث: 7905)

ہر بَھلے کی بھلائی کا صدقہ اِس بُرے کو بھی کر بھلا یارب!

(ذوق نعت، ص60)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

978-969-722-640-5
01082483

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net